وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ

اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے ف۲۷ کیا اللہ کے سوا

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْــًٔا وَّ

اور خدا ٹھہراؤں ف۲۸ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور

لَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

نہ وہ مجھے بچا سکیں بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۲۹ مقرر (یقیناً) میں تمہارے رب پر ایمان لایا

فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا

تو میری سنو ف۳۰ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۳۱ کہا کسی طرح میری قوم جانتی جیسی

غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ

میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۳۲ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً

آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا ف۳۳ اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ

ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف۳۴ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر ف۳۵ جب ان کے پاس کوئی

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ

رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انھوں نے نہ دیکھا ف۳۶ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں

ف۲۷ یعنی ابتدائے ہستی سے جس کی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رُجوع کرنا ہے اس مالکِ حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی! اور اس کی نسبت اعتراض کیسا! ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اس کے حقِ نعمت واحسان کو پہچان سکتا ہے۔ ف۲۸ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں ف۲۹ جب حبیب نجّار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا، قبر ان کی انطاکیہ میں ہے۔ جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا: ف۳۰ یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو! جب وہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام ف۳۱ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں ف۳۲ حبیب نجار نے یہ تمنّا کی کہ ان کی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی مغفرت کی اور اِکرام فرمایا تاکہ قوم کو مُرسَلین کے دین کی طرف رغبت ہو۔ جب حبیب قتل کر دیئے گئے تو اللہ ربّ العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور ان کی عُقوبت وسزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی، حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۳۳ اس قوم کی ہلاکت کے لیے ف۳۴ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے۔ ف۳۵ ان پر اور ان کی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کر کے ہلاک ہوئے ف۳۶ یعنی اہلِ مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ۔

وقف غفران

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ف۳۷ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا

لائے جائیں گے ف۳۸ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ف۳۹ ہم نے اسے زندہ کیا ف۴۰ اور پھر اس سے اناج

حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا

نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف۴۱ باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا

اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

تو کیا حق نہ مانیں گے ف۴۲ پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ف۴۳ ان چیزوں سے جنھیں زمین اگاتی ہے ف۴۴

وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ

اور خود ان سے ف۴۵ اور ان چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں ف۴۶ اور ان کے لیے ایک نشانی ف۴۷ رات ہے ہم اس پر سے دن

النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ

کھینچ لیتے ہیں ف۴۸ جبھی وہ اندھیرے میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے ف۴۹ یہ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ ﴿۳۸﴾ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ

حکم ہے زبردست علم والے کا ف۵۰ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں ف۵۱ یہاں تک کہ پھر ہوگیا جیسے کھجور کی پرانی

ف۳۷ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے۔ نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ف۳۸ یعنی تمام امتیں روزِ قیامت ہمارے حضور حساب کے لیے مَوقِف میں حاضر کی جائیں گی۔ ف۳۹ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ مُردہ کو زندہ فرمائے گا۔ ف۴۰ پانی برسا کر ف۴۱ یعنی زمین میں ف۴۲ اور اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے۔ ف۴۳ یعنی اَصناف و اَقسام۔ ف۴۴ غلے پھل وغیرہ ف۴۵ اولادِ ذُکور و اُناث (مذکر اور مونث اولاد) ف۴۶ بحر و بَر کی عجیب و غریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے۔ ف۴۷ ہماری قدرتِ عظیمہ پر دلالت کرنے والی۔ ف۴۸ تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کالے بھجنگے (انتہائی کالے) حبشی کا سفید لباس اتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لیے ایک سفید لباس کی طرح ہے، جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصل حالت میں تاریک رہ جاتی ہے۔ ف۴۹ یعنی جہاں تک اس کی سیر کی نہایت (حد) مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روزِ قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا یا یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دُور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اس کا مُستَقَر ہے۔ ف۵۰ اور یہ نشانی ہے جو اس کی قدرت کاملہ اور حکمتِ بالغہ پر دلالت کرتی ہے۔ ف۵۱ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک

الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ

ڈال (ٹہنی) ف۵۲ سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳ اور نہ رات دن پر

النَّهَارِؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي

سبقت لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِۙ ﴿۴۱﴾ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ

نے بھری کشتی میں سوار کیا ف۵۵ اور ان کے لیے ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَۙ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا

انھیں ڈبودیں ف۵۶ تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت

اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

تک برتنے دینا ف۵۷ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اس سے جو تمہارے سامنے ہے ف۵۸ اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے ف۵۹ اس امید پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو منھ

مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُۙ قَالَ الَّذِيْنَ

ہی پھیر لیتے ہیں ف۶۰ اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖۗ اِنْ اَنْتُمْ

مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا ف۶۱ تم تو نہیں

اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے۔ ف۵۲ جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہوگئی ہو۔ ف۵۳ یعنی شب میں جو اس کے ظہورِ شوکت کا وقت ہے اس کے ساتھ جمع ہو کر اس کے نور کو مغلوب کرے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہورِ شوکت کے لیے ایک وقت مقرر ہے سورج کے لیے دن اور چاند کے لیے رات۔ ف۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے۔ ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں مُعیّن حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیرین یعنی آفتاب ومہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حُدود ِشوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں۔ ف۵۵ جو سامان اَسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی۔ مراد اس سے کشتیٔ نوح ہے جس میں ان کے پہلے اَجداد سوار کئے گئے تھے اور یہ ان کی ذُرِّیَّتیں ان کی پشت میں تھیں۔ ف۵۶ باوجود کشتیوں کے ف۵۷ جو ان کی زندگانی کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ ف۵۸ یعنی عذاب دنیا ف۵۹ یعنی عذاب آخرت ف۶۰ یعنی ان کا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت وموعِظَت سے اِعراض و رُوگردانی کیا کرتے ہیں۔ ف۶۱ شانِ نزول: یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعمِ خود اللہ تعالٰی کے لیے نکالا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالٰی کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا، مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا۔ یہ بات انہوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطور تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا ”دارُالامتحان“ (امتحان کی جگہ) ہے۔ فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں: فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی

إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٤٨﴾

مگر کھلی گمراہی میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ و۶۲ اگر تم سچے ہو و۶۳

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا

راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی و۶۴ کہ انھیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے و۶۵ تو نہ

يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَآ إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ ع وَنُفِخَ فِي ٱلصُّورِ

وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں و۶۶ اور پھونکا جائے گا صور و۶۷

ع ۳ ۱۸ ۲

فَإِذَا هُم مِّنَ ٱلْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا۟ يَٰوَيْلَنَا مَنۢ

جبھی وہ قبروں سے و۶۸ اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے

بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ هَٰذَا مَا وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾

وقف منزل / وقف غفران / وقف لازم

ہمیں سوتے سے جگا دیا و۶۹ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا و۷۰

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ و۷۱ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہوجائیں گے و۷۲

فَٱلْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾

تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا

''انفاق فی سبیل اللّٰہ'' (راہِ خدا میں خرچ کرنے) سے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اللّٰہ تعالٰی محتاج کرے ہم کھلائیں۔ و۶۲ بعث و قیامت کا و۶۳ اپنے دعوے میں۔ ان کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا۔ اللّٰہ تعالٰی ان کے حق میں فرماتا ہے: و۶۴ یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ و۶۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں، دنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی۔ حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انہیں خود پورا کرسکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: و۶۶ وہیں مرجائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی۔ و۶۷ دوسری مرتبہ۔ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اٹھانے کے لیے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ و۶۸ زندہ ہوکر۔ و۶۹ یہ مقولہ کفار کا ہوگا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لیے کہیں گے کہ اللّٰہ تعالٰی دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھادے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور اہوال قیامت دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذاب قبر انہیں سہل معلوم ہوگا اس لیے وہ وَیل (ہائے ہماری خرابی) وافسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے: و۷۰ اور اس وقت کا اقرار انہیں کچھ نافع نہ ہوگا۔ و۷۱ یعنی ''نفخۂ اَخیرہ'' ایک ہولناک آواز ہوگی۔ و۷۲ حساب کے لیے۔ پھر ان سے کہا جائے گا۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۚ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِیْ

بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں وٰ۳ے وہ اور ان کی بیبیاں

ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ ۚۖ

سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں

سَلٰمٌ ۫ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ وَ امْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا وٰ۴ے اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو وٰ۵ے

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا وٰ۶ے کہ شیطان کو نہ پوجنا وٰ۷ے بے شک وہ تمہارا کھلا

مُّبِیْنٌ ﴿۶۰﴾ ۙ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ اَضَلَّ

وقف غفران

دشمن ہے اور میری بندگی کرنا وٰ۸ے یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے تم میں

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ

سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی وٰ۹ے یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے

تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى

وعدہ تھا آج اس میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج ہم ان کے مونھوں پر مُہر

اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

کردیں گے وٰ۸۰ے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے وٰ۸۱ے

وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَ

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے وٰ۸۲ے پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا وٰ۸۳ے اور

وٰ۳ے طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے ضیافت، جنتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دلنواز فضائیں، طرب انگیز نغمات، حسینانِ جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے اِلْتِذاذ (لذت حاصل کرنا) یہ ان کے شغل ہوں گے۔ وٰ۴ے یعنی اللّٰہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہلِ جنت کے پاس ہر دروازے سے آ کر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام۔ وٰ۵ے جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مؤمنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں۔ وٰ۶ے اپنے انبیاء کی معرفت وٰ۷ے اس کی فرمانبرداری نہ کرنا۔ وٰ۸ے اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا۔ وٰ۹ے کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا: وٰ۸۰ے کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مُہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ وٰ۸۱ے ان کے اَعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادِر ہوا ہے سب بیان کردیں گے۔ وٰ۸۲ے کہ نشان بھی باقی نہ رہتا

لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ۸۴ کہ نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے ۸۵

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں ۸۶ تو کیا وہ سمجھتے نہیں ۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ۸۸ اور

مَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌۙ ﴿۶۹﴾ لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا

نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن ۸۹ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو ۹۰

وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ

اور کافروں پر بات ثابت ہوجائے ۹۱ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے

اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں اور انھیں ان کے لیے نرم کردیا ۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور

اس طرح کا اندھا کردیتے۔ ۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل وکرم سے ''نعمتِ بَصَر'' ان کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں۔ ۸۴ اور انہیں بندر یا سور بنا دیتے۔ ۸۵ اور ان کے جرم اس کے مُستَدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت وحکمت کے حسبِ اِقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لیے مہلت رکھی۔ ۸۶ کہ وہ بچپن کے سے ضُعف وناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے۔ ۸۷ کہ جو اَحوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف وناتوانی اور صِغرِ جسم ونادانی کے بعد شباب کی قوتیں وتوانائی اور جسم قوی ودانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبرِ سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کردیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں، نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں، عقل کام نہیں کرتی، بات یاد نہیں رہتی، عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا، جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انہیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کردے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کردے۔ ۸۸ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا مَلکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیمِ شعر نہیں ہے اور شعر سے کلامِ کاذِب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے علوم اوّلین وآخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشفِ حقائق ہوتا ہے اور آپ کی معلومات واقعی ونفس الامری ہیں کِذبِ شِعری نہیں جو حقیقت میں جَہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا دامنِ تقدُّس اس سے پاک ہے۔ اس میں شعر بمعنی کلامِ موزوں کے جاننے اور اس کے صحیح وسقیم جیّد وردی کو پہچاننے کی نفی نہیں۔ علمِ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کے لیے یہ آیت کسی طرح سَند نہیں ہوسکتی اللّٰہ تعالٰی نے حضور کو علومِ کائنات عطا فرمائے۔ اس کے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے۔ **شانِ نزول:** کفارِ قریش نے کہا تھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ (معاذاللّٰہ) یہ کلام کاذِب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ان کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے ''بَلِ افْتَرٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ''۔ اسی کا اس آیت میں ردّ فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو ایسی باطل گوئی کا مَلکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اَشعار یعنی اَکاذِیب پر مشتمل نہیں۔ کفارِ قریش زبان سے ایسے بد ذوق اور نظمِ عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلامِ پاک کو شعرِ عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزنِ عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جاسکے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلامِ کاذب تھی۔ (مدارک وجمل وروح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے مُعَمّے اور اجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور عُلوم روشن ہوجائیں چونکہ شعر لغز وتوریہ اور رَمز واِجمال کا محل ہوتا ہے اس لیے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرمادیا۔ ۸۹ صاف صریح حق وہدایت۔ کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام عُلوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلامِ کاذِب ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ (گھٹیا کو اعلیٰ سے کیا نسبت؟) (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر)
۹۰ دل زندہ رکھتا ہو کلام وخطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے۔ ۹۱ یعنی حجت عذاب قائم ہوجائے۔ ۹۲ یعنی مُسَخَّر وزیرِ حکم کردیا۔

مِنْهَا يَأْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ

کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفع ۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ۹۵ اور

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ

انھوں نے اللّٰہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ۹۶ کہ شاید ان کی مدد ہو ۹۷ وہ ان کی مدد نہیں کرسکتے ۹۸

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

وقف لازم

اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو ۱۰۰ بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

اور ظاہر کرتے ہیں ۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح

مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ

جھگڑالو ہے ۱۰۲ اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے ۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا ۱۰۴ بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے

هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ

جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انھیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انھیں بنایا اور اسے ہر پیدائش

عَلِيْمُ ۨ ﴿۷۹﴾ لا الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ

کا علم ہے ۱۰۵ جس نے تمہارے لیے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے

ف۹۳ اور فائدے ہیں کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں۔ ف۹۴ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ۔ ف۹۵ اللّٰہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا۔ ف۹۶ یعنی بتوں کو پوجنے لگے ف۹۷ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں۔ ف۹۸ کیونکہ جماد بے جان بے قدرت بے شعور ہیں۔ ف۹۹ یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی گرفتار کر کے حاضر کئے جائیں گے اور سب جہنّم میں داخل ہوں گے بت بھی اور ان کے پجاری بھی۔ ف۱۰۰ یہ خطاب ہے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلّی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب واِنکار سے اور ان کی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں۔ ف۱۰۱ ہم انہیں ان کے کردار کی جزا دیں گے۔ ف۱۰۲ شانِ نزول: یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقولِ مشہور اُبَی بن خلف جُمَحی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کے انکار میں سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بحث وتکرار کرنے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہوجانے کے بعد بھی اللّٰہ تعالیٰ زندہ کرے گا؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتداء میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللّٰہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ نے اس میں جان ڈالی انسان بنایا تو ایسا مغرور ومتکبّر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آگیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے۔ ف۱۰۳ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہوگی۔ ف۱۰۴ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے۔ ف۱۰۵ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی۔

تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى

سلگاتے ہو ۱۰۶ اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے

اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ

اور نہ بنا سکتا ۱۰۷ کیوں نہیں ۱۰۸ اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب

اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ

کسی چیز کو چاہے ۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہوجاتی ہے ۱۱۰ تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع

ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ۱۱۱

اٰيَاتُهَا ١٨٢ | ٣٧ سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ ٥٦ | رُكُوْعَاتُهَا ٥

سورۂ صٰفّٰت مکیہ ہے، اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں ۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک تمہارا معبود

لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾

ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ۴

۱۰۶ عرب کے دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مَرخ ہے دوسرے کا عَفار۔ ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے، اس میں قدرت کی کیسی عجیب وغریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ، ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مُطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثارِ قدرت دیکھ کر جاہلانہ ومُعانِدانہ انکار کرنا ہے۔ ۱۰۷ یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کرسکتا۔ ۱۰۸ بیشک وہ اس پر قادر ہے۔ ۱۰۹ کہ پیدا کرے ۱۱۰ یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے۔ ۱۱۱ آخرت میں۔ ۱ سورۂ وَالصّٰٓفّٰت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں۔ ۲ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماء دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروفِ عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے مقابل ہوتے ہیں۔ (مدارک) ۳ پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں، تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔ ۴ یعنی آسمان اور زمین اور ان کی

وقف غفران

منزل ۶ ع ۶ ۵

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۙ۝۶ وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ

بےشک ہم نے نیچے کے آسمان ؎۵ کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان

مَّارِدٍ ۚ۝۷ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ یُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖۗ۝۸

سرکش سے ؎۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے ؎۷ اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے ؎۸

دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ۝۹ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ

انھیں بھگانے کو اور ان کے لیے ؎۹ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا ؎۱۰ تو روشن انگارا

ثَاقِبٌ ۝۱۰ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

اس کے پیچھے لگا ؎۱۱ تو ان سے پوچھو ؎۱۲ کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی ؎۱۳ بیشک ہم نے ان کو

طِیْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ بَلْ عَجِبْتَ وَ یَسْخَرُوْنَ ۪۝۱۲ وَ اِذَا ذُكِّرُوْا لَا یَذْكُرُوْنَ ۪۝۱۳

چپکتی مٹی سے بنایا ؎۱۴ بلکہ تمہیں اچنبا آیا ؎۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں ؎۱۶ اور سمجھائے نہیں سمجھتے

وَ اِذَا رَاَوْا اٰیَةً یَّسْتَسْخِرُوْنَ ۪۝۱۴ وَ قَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۚۖ۝۱۵

اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں ؎۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا جادو

ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ۝۱۶ اَوَ اٰبَآؤُنَا

کیا جب ہم مرکر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے

الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷ قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ۚ۝۱۸ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

باپ دادا بھی ؎۱۸ تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ ؎۱۹ تو ایک ہی جھڑک ہے ؎۲۰

درمیانی کائنات اور تمام حُدُوْد وجہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہوسکتا ہے لہٰذا وہ شریک سے منزہ ہے۔ ؎۵ جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے۔ ؎۶ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر ان کو دفع کردیں۔ لہٰذا شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے اور ؎۷ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے۔ ؎۸ انگاروں کی۔ جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں۔ ؎۹ آخرت میں ؎۱۰ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگ ؎۱۱ کہ اسے جلائے اور اِیذا پہنچائے۔ ؎۱۲ یعنی کفارِ مکہ سے ؎۱۳ تو جس قادر برحق کو آسمان وزمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کردینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہوسکتا ہے۔ ؎۱۴ یہ ان کے ضُعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت وقوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور بُرہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادۂ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں! مادہ موجود اور صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہوسکتی ہے! ؎۱۵ ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسی واضحُ الدلالۃ آیات وبیّنات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں۔ ؎۱۶ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے۔ ؎۱۷ مثل شَقُّ القمر وغیرہ کے ؎۱۸ جو ہم سے زمانہ میں مُقدّم ہیں۔ کفار کے نزدیک ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لیے انہوں نے یہ کہا۔ اللہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرماتا ہے: ؎۱۹ یعنی بعث ؎۲۰ ایک ہی ہولناک

فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ

جبھی وہ ف۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ف۲۲ یہ ہے وہ

الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ

فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ف۲۳ ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ف۲۴

وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾

اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

اور انھیں ٹھہراؤ ف۲۵ ان سے پوچھنا ہے ف۲۶ تمھیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۲۷ بلکہ وہ آج

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ

گردن ڈالے ہیں ف۲۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ف۲۹ تم

كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا

ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۳۰ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ف۳۱ اور

كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا

ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۳۲ بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہوگئی ہم پر

قَوْلُ رَبِّنَاۤ ۖۗ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ

ہمارے رب کی بات ف۳۳ ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۳۴ تو ہم نے تمھیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے تو

آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی ف۲۱ زندہ ہوکر اپنے اَفعال اور پیش آنے والے احوال ف۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب وجزا کا دن ہے ف۲۳ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا: ف۲۴ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد اُن کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جَلیس وقَرین رہتے تھے، ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہُما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اَشباہ واَمثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ، وعلٰی ہذا القیاس۔ ف۲۵ صراط کے پاس ف۲۶ حدیث شریف میں ہے کہ روز قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری۔ دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا۔ تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا۔ چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔ ف۲۷ یہ ان سے جہنّم کے خازن بطریقِ توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرہ رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا۔ ف۲۸ عاجز و ذلیل ہو کر۔ ف۲۹ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے۔ ف۳۰ یعنی بزور قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے۔ اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور ف۳۱ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیارِ خود اِعراض کر چکے تھے۔ ف۳۲ کہ ہم تمھیں اپنی اتباع پر مجبور کرتے۔ ف۳۳ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا۔ لہٰذا ف۳۴ اس کا عذاب۔ گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی۔

يَوْمَىِٕذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾

اس دن ف۳۵ وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ف۳۶ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ ۙ وَ یَقُوْلُوْنَ

بےشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) تھے ف۳۷ اور کہتے تھے

اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ ؕ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ

کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑدیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے ف۳۸ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی

الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ ۚ وَ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

تصدیق فرمائی ف۳۹ بےشک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ

اپنے کیے کا ف۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ف۴۱ ان کے لیے وہ روزی ہے

مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ ۙ فَوَاكِهُ ۚ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ ۙ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۴۳﴾ ۙ عَلٰى سُرُرٍ

جو ہمارے علم میں ہے میوے ف۴۲ اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں تختوں پر

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۴﴾ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۴۵﴾ ۙ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ

ہوں گے آمنے سامنے ف۴۳ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا ف۴۴ سفید رنگ ف۴۵ پینے والوں

لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۴۶﴾ ۚۖ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ عِنْدَهُمْ

کے لیے لذت ف۴۶ نہ اس میں خُمار ہے ف۴۷ اور نہ اس سے ان کا سر پھرے ف۴۸ اوران کے پاس ہیں جو

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ ﴿۴۸﴾ ۙ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی ف۴۹ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ف۵۰ تو ان میں ف۵۱ ایک نے دوسرے کی

ف۳۵ یعنی روزِ قیامت ف۳۶ گمراہ بھی اوران کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے۔ ف۳۷ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے۔ ف۳۸ یعنی سیّد عالم حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرمانے سے۔ ف۳۹ دین وتوحید ونفیٔ شرک میں۔ ف۴۰ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو۔ ف۴۱ ایمان اور اخلاص والے ف۴۲ اور نفیس ولذیذ نعمتیں، خوش ذائقہ، خوشبودار، خوش منظر۔ ف۴۳ ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور۔ ف۴۴ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی۔ ف۴۵ دودھ سے بھی زیادہ سفید ف۴۶ بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے۔ ف۴۷ جس سے عقل میں خلل آئے۔ ف۴۸ بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی، پیشاب میں بھی تکلیف ہوجاتی ہے، طبیعت مالش کرتی ہے، قے آتی ہے، سر چکراتا ہے، عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ ف۴۹ کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحبِ حُسن اور پیارا ہے۔ ف۵۰ گرد وغبار سے پاک صاف دلکش رنگ۔ ف۵۱ یعنی اہل جنت میں سے۔

بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآىٕلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوْلُ

طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے وا۵۲ ان میں سے کہنے والا بولا میرا ایک ہم نشین تھا و۵۳ مجھ سے کہا کرتا

اَىٕنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا

کیا تم اسے سچ مانتے ہو و۵۴ کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہمیں

لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ

جزا سزا دی جائے گی و۵۵ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے و۵۶ پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی

الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّیْ

آگ میں دیکھا و۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے و۵۸ اور میرا رب فضل نہ کرے و۵۹

لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى

تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۶۰ تو کیا ہمیں مرنا نہیں مگر ہماری پہلی موت و۶۱

وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا

اور ہم پر عذاب نہ ہوگا و۶۲ بے شک یہی بڑی کامیابی ہے ایسی ہی بات کے لیے

فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا

کامیوں کو کام کرنا چاہیے تو یہ مہمانی بھلی و۶۳ یا تھوہڑ کا پیڑ و۶۴ بے شک ہم نے

جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾

اسے ظالموں کی جانچ کیا ہے و۶۵ بے شک وہ ایک پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے و۶۶

و۵۲ کہ دنیا میں کیا حالات و واقعات پیش آئے۔ و۵۳ دنیا میں۔ جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر و۵۴ یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو و۵۵ اور ہم سے حساب لیا جائے گا۔ یہ بیان کر کے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے و۵۶ کہ میرے اس ہم نشین کا جہنّم میں کیا حال ہے و۵۷ کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے و۵۸ راہ راست سے بہکا کر و۵۹ اور اپنے رحمت و کرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا۔ ف۶۰ تیرے ساتھ جہنّم میں۔ اور جب موت ذبح کردی جائے گی تو اہل جنّت فرشتوں سے کہیں گے: و۶۱ وہی جو دنیا میں ہوچکی و۶۲ فرشتے کہیں گے: نہیں۔ اور اہل جنّت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ تلذّذ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لیے ہے اور اس ذکر سے انہیں سرور حاصل ہوگا۔ و۶۳ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس اور لطیف مآکل و مَشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت و سرور و۶۴ نہایت تلخ انتہا کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی میزبانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔ و۶۵ کہ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی ہے تو آگ میں درخت کیسے ہوگا۔ و۶۶ اور اس کی شاخیں جہنّم کے درکات میں پہنچتی ہیں۔

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ

اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر ف۶۷ پھر بے شک وہ اس میں سے کھائیں گے ف۶۸ پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ

پیٹ بھریں گے پھر بے شک ان کے لیے اس پر کھولتے پانی کی ملونی (ملاوٹ) ہے ف۶۹ پھر ان کی بازگشت (واپسی)

لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ

ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ف۷۰ بےشک انھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے تو وہ انھیں کے نشانِ قدم پر

یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

دوڑے جاتے ہیں ف۷۱ اور بےشک ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے ف۷۲ اور بےشک ہم نے

فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ

ان میں ڈر سنانے والے بھیجے ف۷۳ تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا ف۷۴ مگر اللہ

اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ لَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ نَجَّیْنٰهُ

ع ۲ / ۵۳ / ۶

کے چنے ہوئے بندے ف۷۵ اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا ف۷۶ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے ف۷۷ اور ہم نے اسے

وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾ وَ جَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِیْنَ ﴿۷۷﴾ وَ تَرَكْنَا

اور اس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی اور ہم نے اسی کی اولاد باقی رکھی ف۷۸ اور ہم نے

عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ف۷۹ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں ف۸۰ بےشک ہم ایسا ہی

ف۶۷ یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر۔ ف۶۸ شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر ف۶۹ یعنی جہنمی تھوہڑ سے ان کے پیٹ بھریں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائے گا اس کی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائے گا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہڑ کی گرمی اور جلن سے مل کر اور تکلیف و بے چینی بڑھائے گی۔ ف۷۰ کیونکہ زَقُّوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لیے ان کو اپنے درکات سے دوسرے دَرَکات میں لے جایا جائے گا اس کے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اس کے بعد ان کے مستحق عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۷۱ اور گمراہی میں ان کا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائلِ واضحہ سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ف۷۲ اسی وجہ سے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا۔ ف۷۳ یعنی انبیاء علیہم السلام جنھوں نے ان کو گمراہی اور بدعملی کے برے انجام کا خوف دلایا۔ ف۷۴ کہ وہ عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ ف۷۵ ایماندار جنھوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی۔ ف۷۶ اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی۔ ف۷۷ کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا کہ انہیں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ ف۷۸ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہُما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد ان کے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مر گئے سوائے آپ کی اولاد اور ان کی عورتوں کے انہیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ

نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا

صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بےشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کاملُ الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں کو

الْاٰخَرِیْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ

ڈبو دیا ۸۱ اور بےشک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ۸۲ جب کہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے

وقف لازم

سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا ذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ ج اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ

سلامت دل لے کر ۸۳ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ۸۴ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان سے اللہ کے سوا

اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ ط فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی

اور خدا چاہتے ہو تو تمہارا کیا گمان ہے ربُّ العالمین پر ۸۵ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں

النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ لا فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى

کو دیکھا ۸۶ پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ۸۷ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ۸۸ پھر ان کے خداؤں کی طرف

اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ ج مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ

چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ۸۹ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ۹۰ تو لوگوں کی نظر بچا کر انھیں

آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور تُرک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادے یافِث کی اولاد سے۔ ۷۹ یعنی ان کے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا۔ ۸۰ یعنی ملائکہ اور جن و اِنس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجا کریں۔ ۸۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو۔ ۸۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین و ملّت اور انہی کے طریق و سنت پر ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے: حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام۔ ۸۳ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیا اور ہر چیز سے فارغ کرلیا۔ ۸۴ بہ طریق توبیخ ۸۵ کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمہیں بے عذاب چھوڑ دے گا باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ وہی مُنعِمِ حقیقی مستحق عبادت ہے۔ قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے، جنگل میں میلہ لگے گا، ہم نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہو کر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے، آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں، وہاں سے واپس ہو کر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں، یہ تماشہ دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔ ۸۶ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اِتصالات و اِنصرافات کو دیکھا کرتے ہیں۔ ۸۷ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کرلیا اب یہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں، متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے۔ مسئلہ: علمِ نُجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا۔ مسئلہ: شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بِعَینِہٖ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی سمتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حُدوثِ مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا۔ ۸۸ اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے، آپ بت خانہ میں آئے۔ ۸۹ یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا: ۹۰ اس پر بھی بتوں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے۔

ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ۹۱ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں

تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا

کو پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ۹۳ بولے اس کے لیے ایک عمارت چنو ۹۴

فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ

پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انھوں نے اس پر داؤں چلنا (فریب کرنا) چاہا ہم نے انھیں نیچا دکھایا ۹۵ اور

قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾

کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ۹۶ اب وہ مجھے راہ دے گا ۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد دے

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی

تو ہم نے اسے خوش خبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب

الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘

دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں ۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ۹۹ کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے

سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ ج

خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ف۱۰۰

وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھائی ۱۰۱ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

۹۱ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کردیا۔ جب کافروں کو اس کی خبر پہنچی ۹۲ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انہیں توڑتے ہو ۹۳ تو پوجنے کا مستحق وہ ہے نہ کہ بت۔ اس پر وہ حیران ہوگئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن آیا۔ ۹۴ پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھردو اور ان میں آگ لگادو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے۔ ۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر۔ چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے ۹۶ اس دارُالکفر سے ہجرت کر کے، جہاں جانے کا میرا رب حکم دے ۹۷ چنانچہ بحکمِ الٰہی آپ سرزمین شام میں ارضِ مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ ۹۸ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کررہا ہوں اور انبیاء علیھم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکمِ الٰہی ہوا کرتے ہیں۔ ۹۹ یہ آپ نے اس لیے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعتِ اَمرِ الٰہی کے لیے وہ بَرَغبت تیار ہوں۔ چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔ ف۱۰۰ یہ واقعہ منٰی میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی، قدرتِ الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔ ۱۰۱ اطاعت وفرمانبرداری کمال کو پہنچادی فرزند کو ذبح کے لیے بے دریغ پیش کردیا بس اب اتنا کافی ہے۔

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ

نیکوں کو بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقہ میں دے کر

عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ

اسے بچا لیا ف۱۰۲ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ف۱۰۳ ہم ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ

صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی

بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ

اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ف۱۰۴ اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر ف۱۰۵ اور ان کی

ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ

ع ۳ ۳۹ ۷

اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶ اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۰۷ اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون

هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ ج وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ ج وَنَصَرْنٰهُمْ

پر احسان فرمایا ف۱۰۸ اور انہیں اور ان کی قوم ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱

فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ ج وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ ج وَهَدَيْنٰهُمَا

تو وہی غالب ہوئے ف۱۱۲ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳ اور ان کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ ج وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ لا سَلٰمٌ عَلٰى

سیدھی راہ دکھائی اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ

موسیٰ اور ہارون پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ دونوں

ف۱۰۲ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحٰق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا۔ ف۱۰۳ ہماری طرف سے ف۱۰۴ واقعۂ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں۔ ف۱۰۵ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کئے حضرت یعقوب سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔ ف۱۰۶ یعنی مؤمن ف۱۰۷ یعنی کافر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں، یہ اللّٰہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے، کبھی بد سے بد، کبھی بد سے نیک، نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لیے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لیے۔ ف۱۰۸ کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت فرمائی۔ ف۱۰۹ یعنی بنی اسرائیل ف۱۱۰ کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی۔ ف۱۱۱ قبطیوں کے مقابل ف۱۱۲ فرعون اور اس کی قوم پر۔ ف۱۱۳ جس کا بیان بلیغ اور وہ

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور بےشک الیاس پیغمبروں سے ہے وف۱۱۴ جب اس نے

لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں وف۱۱۵ کیا بعل کو پوجتے ہو وف۱۱۶ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا وف۱۱۷ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے آئیں گے وف۱۱۸

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى

مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے وف۱۱۹ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی سلام ہو

اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

الیاس پر بےشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بےشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ

الایمان بندوں میں ہے اور بےشک لوط پیغمبروں میں ہے جب کہ ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ

کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی وف۱۲۰ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرما دیا وف۱۲۱ اور

اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ بِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ

ع ۴ ۲۵ ۸

بےشک تم وف۱۲۲ ان پر گزرتے ہو صبح کو اور رات میں وف۱۲۳ تو کیا تمہیں عقل نہیں وف۱۲۴ اور

اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

بےشک یونس پیغمبروں سے ہے جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا وف۱۲۵

حدود و احکام وغیرہ کی جامع۔ اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے۔ وف۱۱۴ جو بعلبکّ اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ وف۱۱۵ یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں۔ وف۱۱۶ ''بعل'' ان کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا، اس کی لمبائی بیس گز تھی، چار منہ تھے، اس کی بہت تعظیم کرتے تھے، جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام ''بک'' تھا اسی سے بعلبکّ مرکب ہوا، یہ بلادِ شام میں ہے۔ وف۱۱۷ اس کی عبادت ترک کرتے ہو۔ وف۱۱۸ جہنم میں وف۱۱۹ یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انہوں نے عذاب سے نجات پائی۔ وف۱۲۰ عذاب کے اندر۔ وف۱۲۱ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو۔ وف۱۲۲ اے اہلِ مکّہ! وف۱۲۳ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم ان کے آثار و منازل پر گزرتے ہو۔ وف۱۲۴ کہ ان سے عبرت حاصل کرو۔ وف۱۲۵ حضرت ابنِ عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ ج فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْ

تو قرعہ ڈالا تو دھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ۱۲۶ تو اگر

لَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لا لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ ج النصف

وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ۱۲۷ ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے ۱۲۸

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ ج وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ ج

پھر ہم نے اسے ۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ۱۳۰ اور ہم نے اس پر ۱۳۱ کدو کا پیڑ اگایا ۱۳۲

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ج فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى

اور ہم نے اسے ۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے آئے ۱۳۴ تو ہم نے انھیں ایک وقت

حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ ط فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ لا اَمْ خَلَقْنَا

تک برتنے دیا ۱۳۵ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں ۱۳۶ اور ان کے بیٹے ۱۳۷ یا ہم نے ملائکہ

الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ لا

کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے ۱۳۸ سنتے ہو بےشک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں

وَلَدَ اللّٰهُ لا وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ ط مَا

کہ اللہ کی اولاد ہے اور بےشک ضرور وہ جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں

مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہوجائے گا، قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا، تو آپ نے فرمایا: میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کردیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔ ف۱۲۶ کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں امرِ الٰہی کا انتظار نہ کیا ف۱۲۷ یعنی ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ'' پڑھنے والا ف۱۲۸ یعنی روزِ قیامت تک۔ ف۱۲۹ مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد ف۱۳۰ یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہوگئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہوگئی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا ف۱۳۱ سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ف۱۳۲ کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہن مبارک میں دے کر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔ ف۱۳۳ پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینویٰ کے ف۱۳۴ آثارِ عذاب دیکھ کر (اس کا بیان سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آچکا ہے) ف۱۳۵ یعنی ان کی آخر عمر تک انہیں آسائش کے ساتھ رکھا۔ اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللّٰہ تعالٰی اپنے حبیب اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفارِ مکہ سے انکارِ بعث کی وجہ دریافت کیجئے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ف۱۳۶ جیسا کہ جُہینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ف۱۳۷ یعنی اپنے لیے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بُری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ف۱۳۸ دیکھ رہے تھے، کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں۔

لَكُمْ قف كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ ج اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ

کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو ف۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۴۰ یا تمہارے لیے کوئی

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ لا فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ

کھلی سند ہے تو اپنی کتاب لاؤ ف۱۴۱ اگر سچے ہو اور اس میں اور جنّوں میں

الْجِنَّةِ نَسَبًا ط وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ لا سُبْحٰنَ اللّٰهِ

رشتہ ٹھہرایا ف۱۴۲ اور بے شک جنّوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ف۱۴۴ پاکی ہے اللہ کو

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ لا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ لا

ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ف۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۴۶

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لا اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ

تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں ف۱۴۷ مگر اسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے ف۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں

اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ لا وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ ج وَاِنَّا لَنَحْنُ

ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے ف۱۴۹ اور بے شک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بے شک ہم

الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لا لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ

اس کی تسبیح کرنے والے ہیں اور بے شک وہ کہتے تھے ف۱۵۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لا لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ

نصیحت ہوتی ف۱۵۱ تو ضرور ہم اللہ کے چُنے بندے ہوتے ف۱۵۲ تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ صلے اِنَّهُمْ لَهُمُ

جان لیں گے ف۱۵۳ اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے کہ بے شک انھیں

ف۱۳۹ فاسد و باطل ف۱۴۰ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک اور منزّہ ہے۔ ف۱۴۱ جس میں یہ سند ہو ف۱۴۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنّوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے۔ ف۱۴۳ یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے ف۱۴۴ جہنّم میں عذاب کے لیے۔ ف۱۴۵ ایماندار۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفار نابکار کہتے ہیں۔ ف۱۴۶ یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور ف۱۴۷ گمراہ نہیں کر سکتے ف۱۴۸ جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردارِ بد سے مستحق جہنم ہو۔ ف۱۴۹ جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنہُما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو۔ ف۱۵۰ یعنی مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ ف۱۵۱ کوئی کتاب ملتی ف۱۵۲ اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے۔ پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا ف۱۵۳ اپنے کفر کا انجام۔

الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

کی مدد ہوگی اور بے شک ہمارا ہی لشکر ۱۵۴ غالب آئے گا تو ایک وقت تک تم ان سے

حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

منہ پھیر لو ۱۵۵ اور انھیں دیکھتے رہو کہ عنقریب وہ دیکھیں گے ۱۵۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی اور ایک وقت تک ان سے

حِیْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

منہ پھیر لو اور انتظار کرو کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو

یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾

ان کی باتوں سے ۱۵۷ اور سلام ہے پیغمبروں پر ۱۵۸ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے

ع ۵ / ۴۴ / ۹

رکوعاتها ۵	(۳۸) سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ (۳۸)	ایاتها ۸۸

سورۂ ص مکیہ ہے، اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱

صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾

اس نامور قرآن کی قسم ۲ بلکہ کافر تکبر اور خلاف میں ہیں ۳

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَ

ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ۴ تو اب وہ پکاریں ۵ اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا ۶ اور

---

۱۵۴ یعنی اہلِ ایمان۔ ۱۵۵ جب تک کہ تمہیں ان کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے۔ ۱۵۶ طرح طرح کے عذاب دنیا وآخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہِ تمسخر و اِستہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا؟ اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔ ۱۵۷ جو کافر اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ۱۵۸ جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکامِ شرع پہنچائے۔ انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے۔ یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کی اِتباع اور ان کی اِقتدا لازم ہے۔ ۱ ''سورۂ ص'' اس کا نام ''سورۂ داوٗد'' بھی ہے، یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار سڑسٹھ حرف ہیں۔ ۲ جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجز ہے۔ ۳ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اس لیے حق کا اعتراف نہیں کرتے۔ ۴ یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں اسی اِستکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث ۵ یعنی نزول عذاب کے وقت انہوں نے فریاد کی۔ ۶ کہ خلاص پا سکتے، اس وقت کی فریاد بیکار تھی، کفارِ مکہ

عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ

انھیں اس کا اچنبا (تعجب) ہوا کہ ان کے پاس انھیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۷ اور کافر بولے یہ جادوگر ہے

كَذَّابٌۖۚ (۴) اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًاۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (۵)

بڑا جھوٹا کیا اس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ف۸ بےشک یہ عجیب بات ہے

وَ انْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْۖۚ اِنَّ هٰذَا

اور ان میں کے سردار چلے ف۹ کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بےشک اس میں

لَشَیْءٌ یُّرَادُۚ (۶) مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِۖۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

اس کا کوئی مطلب ہے یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی ف۱۰ یہ تو نری نئی

اخْتِلَاقٌۖۚ (۷) ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَاؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ

گڑھت ہے کیا ان پر قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے ف۱۱ بلکہ وہ شک میں ہیں میری

ذِكْرِیْۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِؕ (۸) اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىٕنُ رَحْمَةِ

کتاب سے ف۱۲ بلکہ ابھی میری مار نہیں چکھی ہے ف۱۳ کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی

رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِۚ (۹) اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

ہیں ف۱۴ وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ف۱۵ کیا ان کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو

نے ان کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔ **ف۷** یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **ف۸ شانِ نزول:** جب حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سر برآوردہ (بڑے بڑے اثر و رسوخ والے) پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انہیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کر دو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو۔ ابو طالب نے حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجئے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو؟ جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ۔ ابو جہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہو "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لیے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے۔ **ف۹** ابو طالب کی مجلس سے آپس میں یہ کہتے: **ف۱۰** نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں۔ **ف۱۱** اہلِ مکہ کو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحبِ شرف و عزت آدمی موجود تھے ان میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر اترا۔ **ف۱۲** کہ اس کے لانے والے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ **ف۱۳** اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب و حسد کچھ بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی۔ **ف۱۴** اور کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں، اللہ تعالٰی اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے۔ **ف۱۵** حسب اقتضائے حکمت جسے جو

بَيْنَهُمَا ۚ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ

کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ف۱۶ یہ ایک ذلیل لشکر ہے انھیں لشکروں میں سے جو

الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾

وہیں بھگا دیا جائے گا ف۱۷ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون ف۱۸

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا

اور ثمود اور لوط کی قوم اور بَنْ والے ف۱۹ یہ ہیں وہ گروہ ف۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ ع وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ف۲۱ اور یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۲۲

مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ

جسے کوئی پھیر نہیں سکتا اور بولے اے ہمارے رب ہمارا حصّہ ہمیں جلد دے دے حساب کے دن

الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ

سے پہلے ف۲۳ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور ہمارے بندے داود نعمتوں والے کو یاد کرو ف۲۴ بیشک وہ بڑا رُجوع

اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾

کرنے والا ہے ف۲۵ بیشک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے ف۲۶ شام کو اور سورج چمکتے ف۲۷

چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چون و چرا کی کیا مجال۔ ف۱۶ اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالَم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو اُمورِ ربّانیہ و تدابیرِ الٰہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انہیں اس کا کیا حق ہے۔ کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے اپنے نبی کریم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ ف۱۷ یعنی ان قریش کی جماعت انہیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے، اللّٰہ تعالٰی نے اپنے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال ان کا ہے انہیں بھی ہزیمت ہوگی۔ چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکینِ خاطر کے لیے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا۔ ف۱۸ جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اس کو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ ف۱۹ جو شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم سے تھے۔ ف۲۰ جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے، مشرکینِ مکہ انہیں گروہوں میں سے ہیں۔ ف۲۱ یعنی ان گزری ہوئی امتوں نے جب انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو اُن پر عذاب لازم ہو گیا تو اِن ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب اِن پر عذاب اترے گا۔ ف۲۲ یعنی قیامت کے نفخۂ اُولیٰ کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے ف۲۳ یہ نضر بن حارث نے بطورِ تمسخر کہا تھا، اس پر اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ ف۲۴ جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی۔ آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے۔ ف۲۵ اپنے رب کی طرف ف۲۶ حضرت داود علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ۔ ف۲۷ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت داود علیہ السلام کے لیے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے

ع ۱۴ / ۱۰

وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ

اور پرندے جمع کئے ہوئے ف۲۸ سب اس کے فرمانبردار تھے ف۲۹ اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ف۳۰ اور اسے

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا

حکمت ف۳۱ اور قولِ فیصل دیا ف۳۲ اور کیا تمہیں ف۳۳ اس دعوے والوں کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر

وقف لازم

الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ لا اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ

داؤد کی مسجد میں آئے ف۳۴ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انھوں نے عرض کی ڈریئے نہیں

خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ

ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ف۳۵ تو ہم میں سچا فیصلہ فرما دیجئے اور خلافِ حق نہ کیجئے ف۳۶ اور ہمیں

اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ

سیدھی راہ بتائیے بے شک یہ میرا بھائی ہے ف۳۷ اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے

نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ

پاس ایک دُنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اور بات میں مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بے شک

انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ (مدارک) ف۲۸ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنھُما سے مروی ہے کہ جب حضرت داود علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے۔ ف۲۹ پہاڑ بھی اور پرند بھی۔ ف۳۰ فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داود علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے۔ ف۳۱ یعنی نبوت۔ بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے، بعض نے کتابُ اللّٰہ کا علم، بعض نے فقہ، بعض نے سنت۔ (جمل) ف۳۲ قولِ فیصل سے علمِ قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کردے۔ ف۳۳ اے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ف۳۴ یہ آنے والے بقولِ مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داود علیہ السلام کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔ ف۳۵ ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کرکے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لیے فرضی صورتیں مقرر کرلی جاتی ہیں اور معیَّن اَشخاص کی طرف ان کی نسبت کردی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور اِبہام باقی نہ رہے۔ یہاں جو صورتِ مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انہیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اَعِزَّہ و اقارب دوسرے کی طرف اِلتفات کرنے والے کب تھے آپ کے لیے راضی ہوگئے اور آپ سے نکاح ہوگیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہوچکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کرسکا اور اس نے طلاق دے دی آپ کا نکاح ہوگیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے اِستدعا کرکے طلاق دلوالیتا اور بعد عدت نکاح کرلیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شانِ انبیاء بہت اَرفع و اعلٰی ہوتی ہے اس لیے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ ملائکہ مُدَّعی اور مُدَّعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلافِ شان واقع ہوجائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ مُتَصَوَّر کرکے اس کی نسبت سائلانہ و مُستَفتِیانہ و مُستَفِیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالٰی عزوجل مالک و مولٰی اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ ان کو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لیے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ف۳۶ جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرما دیجئے۔ ف۳۷ یعنی دینی بھائی۔

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ

یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بے شک اکثر ساجھے والے ایک

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا

دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور وہ بہت تھوڑے

هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾

ہیں وف۳۸ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی وف۳۹ تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ف۴۰ اور رجوع لایا

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا

تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اے داؤد بے شک ہم نے

جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ

تجھے زمین میں نائب کیا وف۴۱ تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے

الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بے شک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ

ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے وف۴۲ اور ہم نے آسمان اور

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ کافروں کا گمان ہے وف۴۳ تو کافروں

لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ؕ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم انھیں جو ایمان لائے اور اچھے

السجدۃ ۱۰

ع ۱۲ ۲ ۱۱

وف۳۸ حضرت داود علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کر کے وہ آسمان کی طرف روانہ ہوگئے۔ وف۳۹ اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی، کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی، اس لیے دنبی کے پیرایہ میں یہ سوال کیا گیا۔ جب آپ نے یہ سمجھا ف۴۰ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کی جائے۔ وف۴۱ خَلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا۔ وف۴۲ اور اس وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر انہیں روز حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے۔ وف۴۳ اگرچہ وہ صراحۃً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جب کہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘-اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ(۲۸)

کام کئے ان جیسا کردیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بےحکموں کے برابر ٹھہرا دیں ف۴۴

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۲۹)

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری ف۴۵ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں

وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَؕ-نِعْمَ الْعَبْدُؕ-اِنَّهٗۤ اَوَّابٌؕ(۳۰) اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ

اور ہم نے داؤد کو ف۴۶ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ف۴۷ جبکہ اس پر پیش کئے گئے

بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُۙ(۳۱) فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ

تیسرے پہر کو ف۴۸ کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سُم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیے تو ہوا ہو جائیں ف۴۹ تو سلیمان نے کہا مجھے ان

رَبِّیْۚ-حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِٙ(۳۲) رُدُّوْهَا عَلَیَّؕ-فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ

گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لیے ف۵۰ پھر انہیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ف۵۱ پھر حکم دیا کہ انہیں میرے

وَ الْاَعْنَاقِ(۳۳) وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ اَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ

پاس واپس لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف۵۲ اور بیشک ہم نے سلیمان کو جانچا ف۵۳ اور اسکے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا ف۵۴ پھر

ف۴۴ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دے گا اور ان میں فرق نہ کرے گا کفار اس جہل میں گرفتار ہیں۔ شانِ نزول: کفارِ قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمہیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مُقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے۔ ف۴۵ یعنی قرآن شریف ف۴۶ فرزندِ اَرجمند ف۴۷ اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا۔ ف۴۸ بعد ظہر ایسے گھوڑے ف۴۹ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لیے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کئے گئے۔ ف۵۰ یعنی میں ان سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لیے محبت کرتا ہوں میری محبت ان کے ساتھ دُنیوی غرض سے نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر) ف۵۱ یعنی نظر سے غائب ہوگئے ف۵۲ اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے: **ایک** تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر مُعین ہیں۔ **دوسرے** اُمورِ سلطنت کی خودنگرانی فرمانا کہ تمام عُمّال مُستعِد رہیں۔ **سوم** یہ کہ آپ گھوڑوں کے اَحوال اور ان کے اَمراض و عُیوب کے اعلیٰ ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرماتے تھے۔ بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے واہی (فضول) اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔ (تفسیر کبیر) ف۵۳ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہِ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے ان شآء اللّٰہ نہ فرمایا (غالبًا حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخِلقت بچہ پیدا ہوا۔ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان شآء اللّٰہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہِ خدا میں جہاد کرتے۔ (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) ف۵۴ یعنی غیر تام الخِلقت بچہ۔

أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ

رُجوع لایا ف۵۵ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو

بَعْدِي ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ

لائق نہ ہو ف۵۶ بیشک تو ہی ہے بڑی دَین والا تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم

رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَآخَرِينَ

چلتی ف۵۷ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کردیئے ہر معمار ف۵۸ اور غوطہ خور ف۵۹ اور دوسرے

مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ

اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ف۶۰ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر ف۶۱ یا روک رکھ ف۶۲ تجھ پر کچھ

حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٠﴾ ع وَاذْكُرْ عَبْدَنَا

حساب نہیں اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اور یاد کرو ہمارے بندہ

ع ۲ ۱۴ ۱۲

وقف لازم

أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾

ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگادی ف۶۳

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ

ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار ف۶۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ف۶۵ اور ہم نے اسے اس کے گھر والے

وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ

اور ان کے برابر اور عطا فرمادیئے اپنی رحمت کرنے ف۶۶ اور عقل مندوں کی نصیحت کو اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں

ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ

ایک جھاڑو لے کر اس سے ماردے ف۶۷ اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے اسے صابر پایا کیا اچھا بندہ ف۶۸ بے شک وہ بہت

ف۵۵ اللّٰہ تعالٰی کی طرف استغفار کرکے ان شآء اللّٰہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں ف۵۶ اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لیے معجزہ ہو۔ ف۵۷ فرماں بردارانہ طریقہ پر ف۵۸ جو آپ کے حکم سے حسبِ مرضی عجیب وغریب عمارتیں تعمیر کرتا ف۵۹ جو آپ کے لیے سمندر سے موتی نکالتا۔ دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں۔ ف۶۰ سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کردیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لیے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کرتے تھے۔ ف۶۱ جس پر چاہے ف۶۲ جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں۔ ف۶۳ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں۔ (اس واقعہ کا مفصّل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے) ف۶۴ چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آبِ شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا: ف۶۵ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہوگئیں۔ ف۶۶ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مر چکی تھی اللّٰہ تعالٰی نے اس کو زندہ کیا اور اپنے فضل ورحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے۔ ف۶۷ اپنی بی بی کو

اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ

رجوع لانے والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور

وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ۚ وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا

علم والوں کو و۶۹ بے شک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے و۷۰ اور بے شک وہ ہمارے نزدیک

لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۷﴾ؕ وَ اذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِؕ

چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو و۷۱

وَ كُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۸﴾ؕ هٰذَا ذِكْرٌؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ۙ

اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بے شک و۷۲ پرہیزگاروں کا ٹھکانا بھلا

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ۚ مُتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا یَدْعُوْنَ فِیْهَا

بسنے کے باغ ان کے لیے سب دروازے کھلے ہوئے ان میں تکیہ لگائے و۷۳ ان میں بہت سے

بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی و۷۴

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ

الثلثة

یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم

نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ۚۖ هٰذَاؕ وَ اِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ۙ جَهَنَّمَۚ یَصْلَوْنَهَاۚ فَبِئْسَ

نہ ہوگا و۷۵ ان کو تو یہ ہے و۷۶ اور بے شک سرکشوں کا بُرا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَاۙ فَلْیَذُوْقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ۙ وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ

بُرا بچھونا و۷۷ ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ و۷۸ اور اسی شکل کے

جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث و۶۸ یعنی ایوب علیہ السلام و۶۹ جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمتِ علمیہ و عملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی۔ و۷۰ یعنی دارِ آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اس کا ذکر کرتے ہیں محبتِ دنیا نے ان کے قلوب میں جگہ نہیں پائی۔ و۷۱ یعنی ان کے فضائل اور ان کے صبر کو تا کہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے۔ و۷۲ آخرت میں و۷۳ مُرصّع تختوں پر و۷۴ یعنی سب سِن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں، آپس میں محبت رکھنے والی نہ ایک کو دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد۔ و۷۵ ہمیشہ باقی رہے گا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائے گی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی۔ و۷۶ یعنی ایمان والوں کو و۷۷ بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی۔ و۷۸ جو جہنمیوں کے جسموں اور ان کے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار۔

اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا

اور جوڑے و۷۹ ان سے کہا جائے گا یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمہاری تھی و۸۰ وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملو آگ میں تو ان کو

النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ

جانا ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے و۸۱

فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

تو کیا ہی برا ٹھکانا و۸۲ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا

فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ ؕ

عذاب بڑھا اور و۸۳ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنھیں بُرا سمجھتے تھے و۸۴

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ

کیا ہم نے انھیں ہنسی بنالیا و۸۵ یا آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں و۸۶ بےشک یہ ضرور حق ہے

تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ

ع ۴ ۲۴ ۱۳

دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ و۸۷ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں و۸۸ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ

اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے صاحب عزت

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ ۙ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ

بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ و۸۹ بڑی خبر ہے تم اس سے غفلت میں ہو و۹۰ مجھے

مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا

عالَمِ بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے و۹۱ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں نہیں مگر

و۷۹ قسم قسم کے عذاب و۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اِتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے مُتَّبِعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے۔ و۸۱ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا۔ و۸۲ یعنی جہنم نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ و۸۳ کفار کے عمائد اور سردار (بڑے بڑے اثر ورسوخ والے) و۸۴ یعنی غریب مسلمانوں کو اور انہیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے، جب کفار جہنم میں انہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔ و۸۵ اور درحقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ استہزاء کرنا اور ان کی ہنسی بنانا باطل تھا۔ و۸۶ اس لیے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کی طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم ان کے مرتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے۔ و۸۷ اے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مکہ کے کفار سے و۸۸ تمہیں عذابِ الٰہی کا خوف دلاتا ہوں۔ و۸۹ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسولِ مُنذِر ہونا یا اللہ تعالیٰ کا واحد لاشریک لہٗ ہونا۔ و۹۰ کہ مجھ

نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۷۰﴾ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِیۡنٍ ﴿۷۱﴾

روشن ڈر سنانے والا ۹۲ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بناؤں گا ۹۳

فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَ ﴿۷۲﴾

پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں ۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ۹۵ تو تم اس کے لیے سجدے میں گرنا

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّہُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿ۙ۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اِسۡتَکۡبَرَ وَ کَانَ

تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ۹۶ اس نے غرور کیا اور وہ تھا

مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ یٰۤاِبۡلِیۡسُ مَا مَنَعَکَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ

ہی کافروں میں ۹۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے

بِیَدَیَّ ؕ اَسۡتَکۡبَرۡتَ اَمۡ کُنۡتَ مِنَ الۡعَالِیۡنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ ؕ

ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ۹۸ بولا میں اس سے بہتر ہوں ۹۹

پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے۔ ۹۱ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں۔ یہ حضرت سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحت نبوت کی ایک دلیل ہے۔ مُدَّعا یہ ہے کہ عالَمِ بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ ۹۲ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حال میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا (حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنۡہُما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت ربُّ العزت عزوعلا وتبارک وتعالٰی نے فرمایا: اے محمد! (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارب تو ہی دانا ہے۔ حضور نے فرمایا: پھر رب العزت نے اپنا دستِ رحمت و کرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کے فیض کا اثر اپنے قلبِ مبارک میں پایا تو آسمان و زمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا: یا محمد (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کررہے ہیں میں نے عرض کیا: ہاں! اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کررہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لیے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر اور موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو "اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ فِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَتَرۡکَ الۡمُنۡکَرَاتِ وَحُبَّ الۡمَسَاکِیۡنِ وَاِذَاۤ اَرَدۡتَّ بِعِبَادِکَ فِتۡنَۃً فَاقۡبِضۡنِیۡۤ اِلَیۡکَ غَیۡرَ مَفۡتُوۡن"۔ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا۔ امام علامہ علاؤالدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلبِ شریف کو منور کردیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کردی تا آنکہ آپ نے نعمت و معرفت کی سردی اپنے قلبِ مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہوگیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلامِ الٰہی جان لیا۔ ۹۳ یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کروں گا۔ ۹۴ یعنی اس کی پیدائش تمام کردوں۔ ۹۵ اور اس کو زندگی عطا کردوں۔ ۹۶ سجدہ نہ کیا۔ ۹۷ یعنی علم الٰہی میں ۹۸ یعنی اس قوم میں سے جن کا شیوہ ہی تکبّر ہے۔ ۹۹ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر انہیں سجدہ کروں۔

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا

رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ

(لعنت کیا) گیا ف۱۰۰ اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۱ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى

ایسا ہے تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۱۰۲ فرمایا تو تُو مہلت والوں میں ہے اس

یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا

جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۰۳ بولا تو تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر

عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ٘ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ

جو ان میں تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بے شک میں ضرور جہنم

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ

بھردوں گا تجھ سے ف۱۰۴ اور ان میں سے ف۱۰۵ جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ

مِنْ اَجْرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾

اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لیے

وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾

اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ف۱۰۶

ع ۵ / ۲۴ / ۱۴

اٰیاتها ۷۵ | ۳۹ سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّیَّةٌ ۵۹ | رکوعاتها ۸

سورۂ زمر مکیہ ہے، اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۰۰ اپنی سرکشی ونافرمانی وتکبر کے باعث، پھر اللّٰہ تعالیٰ نے اس کی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کردیا گیا۔ اور اس کی نورانیت سلب کردی گئی۔ ف۱۰۱ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ف۱۰۲ آدم علیہ السلام اور ان کی ذُرِّیت اپنے فنا ہونے کے بعد جزا کے لیے اور اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد موت نہیں ہے۔ ف۱۰۳ یعنی نفخۂ اُولیٰ تک جس کو خَلق کی فنا کے لیے مُعیَّن فرمایا گیا۔ ف۱۰۴ مع تیری ذریت کے ف۱۰۵ یعنی انسانوں میں سے ف۱۰۶ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ

وقف لازم

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ

کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک ہم نے تمہاری طرف ف۳ یہ کتاب

الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ؕ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ

حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہوکر ہاں خالص اللہ ہی کی

الۡخَالِصُ ؕ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا

بندگی ہے ف۴ اور وہ جنھوں نے اس کے سوا اور والی بنالیے ف۵ کہتے ہیں ہم تو انھیں ف۶ صرف اتنی

لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِىۡ مَا هُمۡ فِيۡهِ

بات کے لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں اللہ ان میں فیصلہ کر دے گا اس بات کا جس میں

يَخۡتَلِفُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوۡ اَرَادَ اللّٰهُ

اختلاف کررہے ہیں ف۷ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف۸ اللہ اپنے لیے

اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰى مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ

بچہ بناتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا ف۹ پاکی ہے اسے ف۱۰ وہی ہے

الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيۡلَ

ایک اللہ ف۱۱ سب پر غالب اس نے آسمان اور زمین حق بنائے رات کو دن

عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ

پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱۲ اور اس نے چاند اور سورج کو کام میں لگایا ہر ایک ایک

تعالیٰ عنھما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز۔ ف۱ ''سورۂ زُمر'' مکیہ ہے سوا آیت ''قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ'' اور آیت ''اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ'' کے۔ اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں۔ ف۲ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے۔ ف۳ اے سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۴ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۵ معبود ٹھہرا لیے۔ مراد ان لوگوں سے بت پرست ہیں۔ ف۶ یعنی بتوں کو ف۷ ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر ف۸ جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنے والا بتائے اور خدا کے لیے اولاد ٹھہرائے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے۔ ف۹ یعنی اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ممکن ہوتی وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذ اللہ) ف۱۰ اولاد سے اور ہر اس چیز سے جو اس کی شانِ اقدس کے لائق نہیں۔ ف۱۱ نہ اس کا کوئی شریک نہ اس کی کوئی اولاد ف۱۲ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو۔ مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہوجاتا ہے۔

يَجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

ٹھہرائی میعاد کے لیے چلتا ہے و۱۳ سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اس نے تمہیں ایک

وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ

جان سے بنایا و۱۴ پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا و۱۵ اور تمہارے لیے چوپایوں سے و۱۶ آٹھ جوڑے

اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ

اتارے و۱۷ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح و۱۸ تین اندھیریوں

ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

میں و۱۹ یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ

اگر تم ناشکری کرو تو بےشک اللہ بے نیاز ہے تم سے و۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے و۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی و۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

کی طرف پھرنا ہے و۲۴ تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے و۲۵ بےشک وہ دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۝۷ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا

بات جانتا ہے اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے و۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا و۲۷ پھر جب

خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ

اللہ نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لیے پہلے پکارا تھا و۲۸ اور اللہ کے لیے برابر والے

و۱۳ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے۔ و۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے و۱۵ یعنی حضرت حوّا کو و۱۶ یعنی اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ سے و۱۷ یعنی پیدا کئے۔ جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں۔ و۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ (گوشت پارہ) و۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی، دوسری رَحم کی، تیسری بچہ دان کی۔ ف۲۰ اور طریق حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔ و۲۱ یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو، ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہو جانے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔ و۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ و۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا۔ و۲۴ آخرت میں و۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔ و۲۶ یہاں آدمی سے مطلقاً کافر یا خاص ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے۔ و۲۷ اسی سے فریاد کرتا ہے۔ و۲۸ یعنی اس شدت و تکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لیے اللہ سے فریاد کی تھی۔

اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ

ٹھہرانے لگتا ہے ف۲۹ تاکہ اس کی راہ سے بہکادے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو

اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ

دوزخیوں میں ہے کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت

الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ

سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ف۳۳ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہوجائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑨ ع قُلْ يٰعِبَادِ

انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں تم فرماؤ اے میرے بندو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ

جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو جنھوں نے بھلائی کی ف۳۴ ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے ف۳۵

وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⑩

اور اللہ کی زمین وسیع ہے ف۳۶ صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی ف۳۷

ف۲۹ یعنی حاجت برآری کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ **ف۳۰** اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کافر سے **ف۳۱** اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کرلے۔ **ف۳۲** **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمّار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنھم کے حق میں نازل ہوئی۔ **فائدہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل و عبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لیے وہ ریا سے بہت دور ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اس لیے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور تَوَجُّہ اِلَی اللہ اور خُشوع دن سے زیادہ رات میں مُیسّر آتا ہے۔ تیسرے رات چونکہ راحت و خواب کا وقت ہوتا ہے اس لیے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت و تعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا۔ **ف۳۳** اس سے ثابت ہوا کہ مؤمن کے لیے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء (خوف اور امید کے درمیان) ہو، اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللہ تعالٰی کی رحمت کا امیدوار رہے، دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالٰی کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا، یہ دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ" وَقَالَ تَعَالٰی: "لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ"۔ **ف۳۴** طاعت بجالائے اور اچھے عمل کئے۔ **ف۳۵** یعنی صحت و عافیت **ف۳۶** اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں مَعاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہوجائے چاہئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کر جائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مہاجرینِ حَبشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن اَبی طالب اور ان کے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اس کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ **ف۳۷** حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ "اَصحابِ مصیبت و بلا" حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لیے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لیے دفتر کھولے جائیں ان پر اَجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے۔

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَۙ(۱۱) وَ اُمِرْتُ لِاَنْ

تم فرماؤ ف۳۸ مجھے حکم ہے کہ اللہ کو پوجوں نرا اس کا بندہ ہوکر اور مجھے حکم ہے

اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ(۱۲) قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ

کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۹ تم فرماؤ بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہوجائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک

یَوْمٍ عَظِیْمٍ(۱۳) قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْۙ(۱۴) فَاعْبُدُوْا مَا

بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۴۰ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں نرا اس کا بندہ ہوکر تو تم اس کے

شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ

سوا جسے چاہو پوجو ف۴۱ تم فرماؤ پوری ہار انہیں جو اپنی جان اور اپنے

اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ(۱۵) لَهُمْ مِّنْ

گھروالے قیامت کے دن ہار بیٹھے ف۴۲ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے ان کے

فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ

اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ ف۴۳ اس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے

عِبَادَهٗؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ(۱۶) وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا

بندوں کو ف۴۴ اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو ف۴۵ اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے

وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰىۚ فَبَشِّرْ عِبَادِۙ(۱۷) الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ

اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انہیں کے لیے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر

الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ

بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ف۴۶ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو

ف۳۸ اے سیدانبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳۹ اور اہلِ طاعت واخلاص میں مقدم وسابق ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عملِ قلب ہے، پھر اطاعت یعنی اعمال جوارح کا۔ چونکہ احکام شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں، وہی ان کے پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اوّل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دے کر تنبیہ کی کہ دوسروں پر اس کی پابندی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لیے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا ف۴۰ شانِ نزول: کفارِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جولات و عزّیٰ کی پرستش کرتے ہیں ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۱ بہ طریقِ تہدید وتوبیخ فرمایا۔ ف۴۲ یعنی گمراہی اختیار کر کے ہمیشہ کے لیے مستحقِ جہنم ہوگئے اور جنت کی ان نعمتوں سے محروم ہوگئے جو ایمان لانے پر انہیں ملتیں۔ ف۴۳ یعنی ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ ف۴۴ کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں۔ ف۴۵ وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو۔ ف۴۶ جس میں ان کی بہبود ہو۔

أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۖ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ

عقل ہے ف٤٧ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہوچکی نجات والوں کے برابر ہوجائے گا تو کیا تم ہدایت دے کر

مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا

آگ کے مستحق کو بچالو گے ف٤٨ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ف٤٩ ان کے لیے بالا خانے ہیں ان پر

غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ

بالا خانے بنے ف٥٠ ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف

الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي

نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین میں

الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ

چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ف٥١ پھر سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ ف٥٢

مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع

ع ٢ ١٢ ١٢

پیلی پڑ گئی پھر اسے ریزہ ریزہ کردیتا ہے بےشک اس میں دھیان کی بات ہے عقل مندوں کو ف٥٣

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ

تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ف٥٤ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ف٥٥ اس جیسا ہوجائے گا

لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ

جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہوگئے ہیں ف٥٦ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اُتاری

ف٤٧ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن ابن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید آئے اور ان سے حال دریافت کیا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ''فَبَشِّرْ عِبَادِ......الآیۃ''۔ **ف٤٨** جو ازلی بد بخت اور علمِ الٰہی میں جہنمی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔ **ف٤٩** اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی **ف٥٠** یعنی جنت کے منازلِ رفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں۔ **ف٥١** زرد، سبز، سرخ، سفید قسم قسم کی گیہوں جَو اور طرح طرح کے غلے۔ **ف٥٢** سرسبز و شاداب ہونے کے بعد **ف٥٣** جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں۔ **ف٥٤** اور اس کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائی۔ **ف٥٥** یعنی یقین و ہدایت پر۔ **حدیث:** رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: دارُالخُلُود (ہمیشہ رہنے والے گھر جنت) کی طرف متوجہ ہونا اور دارُالغُرُور (فنا ہونے والے گھر یعنی دنیا سے) دور رہنا اور موت کے لیے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔ **ف٥٦** نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبولِ حق سے اس کو بہت دوری ہوجاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم

أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَٰبًا مُّتَشَٰبِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

سب سے اچھی کتاب ف۵۷ کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے ف۵۸ دوہرے بیان والی ف۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں ف۶۰ یہ

هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾

اللّٰہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے اور جسے اللّٰہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں

أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ

تو کیا وہ جو قیامت کے دن بُرے عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا ف۶۱ نجات والے کی طرح ہوجائے گا ف۶۲

ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ

اور ظالموں سے فرمایا جائے گا اپنا کمایا چکھو ف۶۳ ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۶۴ تو انھیں

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ

عذاب آیا جہاں سے انھیں خبر نہ تھی ف۶۵ اور اللّٰہ نے انھیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ

الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

وقف لازم

چکھایا ف۶۶ اور بےشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۶۷ اور بےشک ہم نے

لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْآنًا

لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انھیں دھیان ہو ف۶۸ عربی زبان

ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے۔ **فائدہ:** اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہئے جنہوں نے ذکر اللّٰہ کو روکنا اپنا شعار بنالیا ہے، وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں، نمازوں کے بعد ذکر اللّٰہ کرنے والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں، ایصالِ ثواب کے لیے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے اور بھاگتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ ہدایت دے۔ **ف۵۷** قرآن شریف، جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دل پذیر باوجودیکہ نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفتِ الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما۔ **ف۵۸** حسن وخوبی میں **ف۵۹** کہ اس میں وعدہ کے ساتھ وعید اور اَمر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔ **ف۶۰** حضرت قتادہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اَولیاء اللّٰہ کی صفت ہے کہ ذِکرِ الٰہی سے ان کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔ **ف۶۱** وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہوگا جو اس کے چہرے کو بھونے ڈالتا ہوگا اس حال سے اوندھا کرکے آتش جہنّم میں گرایا جائے گا۔ **ف۶۲** یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامُون ومحفوظ ہو۔ **ف۶۳** یعنی دنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو۔ **ف۶۴** یعنی کفارِ مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ **ف۶۵** عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ **ف۶۶** کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا۔ **ف۶۷** اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے۔ **ف۶۸** اور وہ نصیحت قبول کریں۔

عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا

کا قرآن ف۶۹ جس میں اصلاً کجی نہیں ف۷۰ کہ کہیں وہ ڈریں ف۷۱ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ف۷۲ ایک غلام

فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ

میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا کیا ان دونوں کا حال

مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ

ایک سا ہے ف۷۳ سب خوبیاں اللہ کو ف۷۴ بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے ف۷۵ بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو

مَّیِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

ع ۳ ۱۷

بھی مرنا ہے ف۷۶ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ف۷۷

ف۶۹ ایسا فصیح جس نے فُصَحاء و بُلَغاء کو عاجز کر دیا ف۷۰ یعنی تناقُض و اِختلاف سے پاک۔ ف۷۱ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔ ف۷۲ مشرک اور مُوَحِّد کی ف۷۳ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجالائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت و ضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کر کے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے دیئے ہیں۔ ف۷۴ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۷۵ کہ اس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔ ف۷۶ اس میں کفار کا رد ہے جو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے، کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لیے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے۔ اس پر بہت سی شرعی براہنیں قائم ہیں۔ ف۷۷ انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے کہ انہوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جُہدِ بلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اِختصامِ عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مُخاصَمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کرے گا۔